پہلی قسط

بے پردگی کی تباہ کاریاں

سماحۃ الشیخ بن باز رحمہ اللہ:
ترجمہ: عبداللطیف معتصم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادنی سمجھ بوجھ رکھنے والوں پر بھی اب یہ بات مخفی نہیں رہی کہ کئی ممالک میں بے شمار عورتوں کی بے حجابی، عریانی، اجنبی مردوں کے سامنے آزادانہ حسن آرائی اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ زیبائش کی تن نمائی فیشن بن چکی ہے، بلاشبہ یہ عظیم منکرات اور اعلانیہ بغاوت خداوندی ہے۔

اور بے حیائی وعریانیت سے جنم لینے والی بدکاری، بے غیرتی بے تحاشہ بگاڑ روز بروز اٹھتے فواحش ہی تعزیزات اور سزاؤں کی نزول کے اصل اور بنیادی محرک وعوامل ہیں۔

پس اے مؤمنو! اللہ سے ڈرو، اپنے نادان لوگوں کی گرفت کرو، اور اپنی خواتین کو محرمات الٰہی سے باز رکھو، انہیں پردہ وستر پوشی کا پابند کرو، قہر خداوندی سے ڈرو، اس کی ہولناک پکڑ سے بچو۔

چنانچہ نبی علیہ السلام کا یہ فرمان بسند صحیح منقول ہے: کہ ''بے شک جب لوگ کسی برائی کو دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان سب کی اپنے عذاب کی لپیٹ میں گرفت کریں گے''۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے کلام مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں: داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت کی گئی، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور اس میں حد سے تجاوز کر جاتے تھے، اپنے کئے کرتوتوں سے باز نہیں آتے تھے واقعی وہ برے کام ہی کیا کرتے تھے: المائدہ: (۷۸/۷۹)

اور مسند احمد وغیرہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم کیا کرو اور برائی سے روکا کرو، اور نادان کی گرفت کرتے رہو، اور اسے حق پر موڑے رکھو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض پر ماریں گے پھر تم پر لعنت کریں گے جیسے ان پر لعنت کی ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا تم میں جب کوئی برائی دیکھے پس اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت ہے تو ہاتھ سے روکے اور اگر زبان سے روکنے کی طاقت ہے تو زبان سے روکے اگر اتنی بھی سکت

نہیں تو دل میں برا سمجھے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

پردہ کی فرضیت اور غیر زوج کے سامنے مواضع زینت کھولنے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ نے اپنی متبرک کتاب میں خواتین کو باپردہ رہنے اور خانہ نشینی اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے اور زینت آرائی سے اور مردوں کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ یہ بگاڑ سے محفوظ رہیں اور فتنہ کی راہوں سے بچ جائیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

''اے پیغمبر کی بیویو! تم عام خواتین کی طرح نہیں ہو، اگر تم متقی ہو تو بات میں نرم لہجہ اختیار نہ کرو، ورنہ خبیث النفس لوگ خواہش کریں گے اور درست بات کہا کرو، اور خانہ نشین رہا کرو، زمانہ جاہلیت کی طرح بے حجاب نہ نکلا کرو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو...... (احزاب الآیۃ:۳۲/۳۳)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں امہات المؤمنین جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں اور بہترین خواتین ہیں اور پاکیزہ طیب عورتیں ہیں کو مردوں کے ساتھ نرم لہجہ میں گفتگو (اور کلام میں نرمی اور بات میں لچک پیدا) کرنے سے منع فرمایا ہے تاکہ اپنے دل میں شہوت رانی کی خباثت رکھنے والے لوگ ان کے بارے میں حرص نہ کریں، اور یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ یہ خواتین اس بدکاری میں ان کی ہمنوائی کریں گی۔

اور انہیں خانہ نشینی کا حکم دیا ہے اور جاہلی بے حجابی سے مراد زیب وزینت اور حسن کی جگہوں، جیسے سر، چہرہ، گردن، سینہ، بازو، پنڈلی اور اس طرح کی زینت والے مواقع کو ظاہر کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں بڑے فساد وفتنہ اور لوگوں کے دلوں کی بدکاری کی راہوں پر برانگیختگی کا اندیشہ ہے،

اور جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ امہات المؤمنین کو ان کی مکمل دینداری اور کامل ایمان وطہارت کے باوصف، ان منکرات سے ڈرا رہے ہیں تو دیگر خواتین کے بارے میں خود اندازہ لگالیں کہ وہ فتنوں کی راہوں سے ڈرانے دھمکانے اور بچانے کی زیادہ مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو گمراہ کن فتن سے محفوظ رکھے، اور اس بات کی دلیل کہ یہ حکم انکو اور دیگر خواتین سب کو عام ہے اسی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو،

کیونکہ یہ احکام امہات المؤمنین اور دیگر خواتین سب کے لئے عام ہیں، اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اور جب تم ان سے کچھ طلب کرو تو پس پردہ لیا کرو، یہی تمہارے اور ان کی دلوں کے لئے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے'' (الاحزاب:۵۳) پس یہ آیت کریمہ خواتین کا مردوں سے حجاب اور پردہ کی فرضیت کی بابت صریح نص ہے، اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کردیا کہ پردہ کرنا ہی مرد وزن کے دلوں کی پاکیزگی کا باعث اور فاحشات اور اس کے اسباب سے دوری کا راستہ ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ بے پردگی اور بے حجابی خباثت اور نجاست ہے اور باپردگی طہارت اور سلامتی ہے،

اے مؤمنو کی جماعت! اللہ تعالیٰ کا فہمائش کردہ طریقہ اختیار کرو، اور اس کے اطاعت شعار بناؤ، اور اپنی خواتین کو پردے کا پابند کرو کہ یہی طہارت کا سبب اور نجات کا ذریعہ ہے،

''اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان خواتین کو کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر لمبی چادریں لٹکائے رکھیں کہ یہی ان کے نہ پہچاننے کے لائق تر ہے پھر انہیں ایذا نہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے نہایت رحم والے ہیں''۔ (احزاب:۵۹)

اس آیت میں جلابیب جلباب کی جمع ہے، یہ وہ کپڑا ہے جسے خاتون پردہ اور ستر پوشی کے لئے سر پر رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمان خواتین کو اپنے ظاہر ہونے والے بال، چہرہ اور دیگر خوبصورت حصوں پر چادر لٹکانے کا حکم دیا ہے تاکہ ان کی پاکدامنی ظاہر ہو جائے اور نہ کسی پر فریفتہ ہوں اور نہ کسی کو اپنے دام عشق میں پھنسانے کا ذریعہ بنے جس سے انہیں اذیت ہو۔ حضرت علی بن ابوطلحہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سروں کے اوپر سے بڑی چادروں کے ساتھ چہروں کو ڈھانک لیا کریں، اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں: میں نے عبیدہ سلمانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''کہ یہ عورتیں اپنے اوپر چادریں لٹکائے رکھیں، کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اپنے چہرے اور سر کو ڈھانپ لیا اور بائیں آنکھ کو کھلا رکھا: پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتلا دیا کہ وہ (اللہ) اس ممانعت اور نہی کے حکم سے پہلے اس معاملہ میں برتی گئی پچھلی کوتاہی کو معاف کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کے قابل نہ رہی ہوں انہیں اس طرح کپڑے اتارنے میں کوئی حرج نہیں جس میں زینت کی جگہیں ظاہر نہ ہوں، اور ان کے لئے بھی پاک دامن رہنا بہتر ہے، اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں'' (النور:٦٠)

اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ان عاجز (نکاح کی توقع نہ رکھنے والی بوڑھی) عورتوں کو اپنے چہروں اور ہاتھوں سے کپڑا ہٹانے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا، جبکہ وہ زینت کی جگہوں کو ظاہر نہ کریں۔

بس اس سے معلوم ہوا کہ زینت کی جگہیں ظاہر کرنے والی عورت کے لئے اپنے چہرے، ہاتھوں اور دیگر مواضع زینت سے کپڑا ہٹانا جائز نہیں، ورنہ اسے گناہ ہوگا، اگرچہ وہ بوڑھی ہو چکی ہو، اس لئے کہ ہر گری پڑی چیز کو اٹھانے والا کوئی ہوتا ہے۔ اور یہ زینت نمائی خود اس بے پردہ عورت کے بھی فتنہ میں مبتلا ہونے کا قوی سبب ہے، اگرچہ وہ بوڑھی ہو، پس جوان حسین وجمیل کے متعلق خود ہی اندازہ کر لیں کہ جب وہ زینت نمائی کرے گی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتنا عظیم گناہ اور کیسا شدید حرج اور کس قدر بڑا فتنہ ہوگا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بوڑھی عورت کے متعلق یہ شرط لگائی کہ یہ نکاح کی طمع نہ رکھتی ہو، اور اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ نکاح کی طمع، شوہروں کی تلاش میں زیب وزینت اور خوبصورتی پیدا کرنے کا سبب ہے۔ (واللہ اعلم)

چنانچہ اسے اور دیگر لوگوں کو فتنے سے بچانے کے لئے اپنی حُسن کی جگہوں کو کھولنے سے منع کیا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں اس قسم کی بوڑھی عورتوں کو بھی پاکدامنی پر برانگیختہ کیا ہے اور واضح کیا کہ پاکدامنی ان کے لئے بہتر ہے اگرچہ یہ زینت کو ظاہر نہ کریں (لیکن یہ بے نقابی سے بھی بچیں) پس اس سے باپردگی اور ستر پوشی کی فضیلت ثابت ہوگئی خواہ یہ بوڑھی عورتیں ہی ہوں، اور یہی پاکدامنی ان کے لئے بے حجابی سے بہتر ہے، پس باپردگی اور اظہار زینت سے حفاظت میں جوان عورتوں کے لئے بہتری اور فتنوں سے دوری بطرق اولیٰ ثابت ہوگی،

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ مؤمنوں سے کہدیں کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ان کی خوب خبر رکھتے ہیں، اور مؤمن عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور ظاہر حصہ کے علاوہ اپنی زینت کی جگہوں کو نہ کھول رکھیں اور اپنے سینہ پر دوپٹے ڈالا کریں، اور اپنی زینت کے مواقع کو شوہروں اور اپنے باپ، سُسر، اپنے بیٹوں یا اپنے شوہر کی اولاد، اپنے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اپنی عورتوں یا باندیوں، عورتوں کی طرف میلان نہ رکھنے والے خدام، اور وہ بچے جو عورتوں کے پوشیدہ اعضاء پر مطلع نہ ہو، کے علاوہ کسی کے سامنے اپنے مواقع زینت

کا اظہار نہ کریں، اور اپنے پاؤں کو زور سے نہ ماریں کہ اس سے پوشیدہ سامان زینت عیاں ہوجائے، اور اے مؤمنوں سب اللہ کے حضور توبہ کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔ (النور:۳۰/۳۱)

اللہ تعالیٰ نے ان آیات کریمہ میں مؤمنین ومؤمنات کو آنکھیں نیچے رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے، اور اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ زنا ایک بڑا فحش گناہ ہے اور اس کی بناء پر مسلمانوں کے مابین بڑا بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

اس لئے بھی کہ بدنظری باطنی مرض اور گناہ کے وقوع کا سبب ہے جبکہ نظر نیچی رکھنا اس قسم کی خرافات سے حفاظت کا باعث ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''مؤمنوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں پست رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ان کے کئے اعمال سے خوب باخبر ہے''۔

پس نگاہ کو نیچا رکھنا اور شرمگاہ کی حفاظت کرنا مؤمن کے لئے دنیا و آخرت میں پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔

(نسال اللہ العافیہ من ذالک)

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتادیا ہے کہ وہ (اللہ) لوگوں کے کئے اعمال کی خوب خبر رکھتا ہے اور اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں، اور اس میں مؤمن کو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے ارتکاب سے اور اللہ کے مشروع کردہ احکام کی روگردانی سے بچنے کی تلقین ہے، اور اس بات کی یاد دہانی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مؤمن کے اچھے برے سارے افعال کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وہ (اللہ) خیانت کرنے والی آنکھوں اور دل میں پوشیدہ (پراگندگیوں) وخیالات کو جانتا ہے (الغافر:۱۹)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم جس حالت میں ہوتے ہو، قرآن کے جس حصہ کی تلاوت کرتے ہو اور جو بھی عمل کرتے ہو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں، جب تم ان امور میں مشغول ہوتے ہو، (یونس:۶۱)

پس بندہ پر لازم ہے کہ اپنے رب سے ڈرے اور شرم کھائے کہ وہ اسے گناہ کرتے یا اس کی رواج کردہ اطاعت کے چھوٹنے کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور تم جس حالت میں ہوتے ہو قرآن کے جس حصہ کی تلاوت کرتے ہو اور جو بھی عمل تم کرتے ہو ہم تم پر گواہ ہیں، جب تم ان امور میں مشغول ہوتے ہو''۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور مؤمن خواتین کو کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں''۔

پس اللہ تعالیٰ نے فتنوں کے راستوں سے بچانے اور پاکدامنی وسلامتی کے اسباب پر برانگیختہ کرنے کے لئے جیسے مؤمن مردوں کو حکم دیا ہے ایسے ہی مسلمان خواتین کو بھی نظریں نیچے رکھنے کا حکم دیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''یہ عورتیں اپنی ظاہر ہونے والی خوبصورتی کے سوا اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ظاہر خوبصورتی سے مراد یہ ہے کہ جو لباس سے خوبصورتی جھلکے کہ یہ معاف ہے، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس سے مراد ایسے کپڑے ہیں جن میں حسن نمائی اور فتنہ انگیزی نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جو منقول ہے کہ انہوں نے اس ظاہر خوبصورتی کی تفسیر چہرہ اور ہاتھ سے کی ہے سو وہ آیت حجاب کے نزول سے قبل عورتوں کی حالت پر محمول ہے،

آیت حجاب کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء کی ستر پوشی واجب کردی ہے جیسے کہ سورۃ احزاب اور دیگر آیات کریمہ کا بیان پیچھے گذرا، اور اس کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی یہی مراد ہے، وہ حضرت علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب کسی ضرورت کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو چہروں کو سر کے اوپر سے بڑی چادروں سے ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں، اور یہ ہی شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم وتحقیق کا بیان ہے اور یہی حق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

چہرہ اور ہاتھوں کو کھولنے میں جو فتنہ وفساد ہے وہ ظاہر ہے، اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پہلے گذر چکا ہے: ''اور تم ان (امہات المؤمنین) سے کوئی چیز طلب کرو تو پس پردہ سوال کیا کرو''۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے کسی عضو کا استثناء نہیں کیا اور یہ محکم آیت ہے تو اسی پر عمل کرنا اور اعتماد کرنا اور دیگر آیات کو اسی پر محمول کرنا لازم ہوگا، اور اس میں حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں اور عام مؤمنین کی عورتوں کو عام ہے،

اور سورۃ نور میں جو بیان گذرا وہ بھی اسی حکم کے عموم پر دلالت کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بوڑھی عورتوں کے حق میں اور ان کے لئے اپنے کپڑے اتارنے کی حرمت میں دو شرطیں بیان کی ہیں: (۱) یہ کہ وہ نکاح کے توقع نہ رکھتی ہوں (۲) یہ کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، اور پیچھے اس پر کلام ہو چکا ہے، اور مذکورہ آیت عورتوں کی بے حجابی اور زینت کے اظہار کی حرمت پر صریح دلیل اور قطعی حجت ہے۔

اس پر واقعہ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت یہ بات بھی دال ہے کہ انہوں نے جب صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا، اور حضرت صفوان کا بیان ہے کہ وہ نزول حجاب سے قبل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پہچانتے تھے۔

پس یہ بھی اس پر دلیل ہے کہ آیت حجاب کے نزول کے بعد چہرے ڈھانپنے کے سبب عورتیں پہچانی نہیں جاتی تھیں، اور دور حاضر میں عورتیں جس آزادانہ حُسن آرائی اور زینت نمائی کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہیں کسی سے مخفی نہیں، پس فساد اور وقوع فواحش کے اسباب کا قلعہ قمع اور سد باب لازم ہے۔

فساد کے بڑے اسباب میں ایک مردوں کا عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملاقات اور بغیر کسی محرم کے ان کے ساتھ سفر کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا فرمایا: ''کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور کوئی شخص کسی عورت سے بغیر اس کے محرم کی موجودگی کے تنہائی میں ہرگز نہ ملے''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بھی کوئی شخص کسی عورت سے تنہائی میں ملتا ہے تو تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے''۔ اور فرمایا: شوہر یا محرم کے علاوہ کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ہرگز رات نہ گذارے''۔

اے مسلمانوں اللہ سے ڈرو! اپنی عورتوں کی گرفت کرو! اور انہیں اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور، بے حیائی، زینت نمائی، حسن آرائی اور اللہ کے دشمن عیسائی اور ان کی نقالی کرنے والے لوگوں کی مشابہت اختیار کرنے سے باز رکھو، اور خوب جان لو! کہ ان سے اس معاملہ میں چشم پوشی کرنا ان کے ساتھ گناہ میں غضب الٰہی اور اس کی بے آواز لاٹھی چلنے کو دعوت دینے میں برابر شرکت کا مترادف ہے، عافانا اللّٰہ و ایاکم من شر ذلک.

اور بڑے واجبات میں سے ایک مردوں کو عورتوں سے تنہائی میں ملنے اور ان کے پاس آنے اور بغیر محرم کے ان کے ساتھ سفر کرنے سے بچانا ہے کیونکہ یہ فتنہ فساد کے اسباب ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے اپنے بعد مردوں پر واقع ہونیوالے فتنوں عورتوں سے بڑھ کر ضرر رساں فتنہ نہیں چھوڑا''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں خلیفہ بنائیں گے۔ پھر دیکھیں گے کہ تم کیا نباہ کرتے ہو، پس دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو، کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا واقع ہونے والا فتنہ عورتوں کا تھا''۔

نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''بہت سی دنیا میں کپڑے پہنی عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی''۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں ابھی تک میں نے نہیں دیکھا، ایک کپڑا پہنی برہنہ عورتیں، راہ راست سے منحرف اور لوگوں کو مائل کرنے والی، جن کے سر بختی (باء کے ضمہ کے ساتھ اونٹ کی ایک قسم) اونٹوں کے جھکے کوہانوں کی مانند ہوں گی، نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ اس کی خوشبو تک پائیں گی۔
اور دوسرے وہ مرد ہوں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دُم کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے یہ لوگوں کو مار رہے ہوں گے''۔ یہ حُسن نمائی اور بے حیائی باریک اور چھوٹے کپڑے پہننے اور حق و پاکدامنی سے انحراف اور لوگوں کو باطل کی طرف مائل کرنے سے بچنے کی سخت تنبیہ ہے۔
لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے سے بچنے کی زبردست تلقین ہے، اور ایسے ارتکاب کرنے والوں کے لئے جنت میں داخلہ سے محرومی کی وعید ہے۔ ''**نسال اللّٰہ العافیۃ من ذالک**''
اور سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ بہت سی عورتیں چھوٹا لباس پہننے میں بالوں اور حُسن و جمال کے اعضا کھولنے میں اور کفار و فساق کے طرز پر بالوں کی مانگ نکالنے میں کسی دوسری عورت کے بال لگانے میں، باروکہ نامی بالوں والی ٹوپیاں پہننے میں کفار عیسائی اور ان کی ہمنواؤں کی مشابہت کرتی ہیں۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے''۔
اس مشابہت اور اس قسم کے تنگ اور چھوٹے لباس جو عورت کو نیم برہنہ کر دیتے ہیں میں فساد و فتنہ بے دینی اور بے حیائی چھلکتی ہے محتاج بیان نہیں، ان چیزوں سے انتہائی اجتناب کرنا اور عورتوں کو اس سے روکنا اور اس معاملہ میں سختی کرنا لازمی ہے، اس لئے کہ اس کا انجام بہت بُرا ہے، اور بگاڑ حد درجہ کا ہے۔
چھوٹی بچیوں کے ساتھ بھی اس معاملہ میں چشم پوشی جائز نہیں، اس لئے کہ جس ماحول میں یہ تربیت پائیں گی وہی ماحول ان کی عادت بن جائے گا، پھر جب یہ بڑی ہو جائیں گی کسی دوسرے ماحول کو یہ ناپسند کریں گی، پھر اسی وجہ سے فساد واقع ہوتا ہے اور جس چیز سے بچاؤ کی تدبیر کی جائے وہی رونما ہوتی ہے وہ فتنہ وقوع پذیر ہوگا جس میں بڑی بڑی عورتیں ملوث ہیں۔ پس اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کی حرام کردہ چیزوں سے بچو، نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو، حق اور صبر کی تلقین کرو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اس بارے میں پوچھے گا اور تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا، اور وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، اور تقویٰ اور اچھے اعمال کرنے والوں کے ساتھ ہے، صبر کرو اور ڈٹے رہو، اللہ سے ڈرتے رہو، اور احسان کرو کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔
اور اس میں شک نہیں کہ حکام، جج صاحبان، علمائے کرام، لیڈران، اور اداروں کے منتظمین پر ذمہ داری عام لوگوں کی بنسبت مزید بڑھ جاتی ہے اور ان کی لئے یہ زیادہ خطرناک ہے۔
ان میں سے کسی ایک کی خاموشی میں بڑے فتنہ کا اندیشہ ہے، اور ان منکرات پر نکیر کرنا صرف ان کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ ہر کلمہ گو مسلمان (خاص طور پر ان کے سربراہوں اور مقتداؤں، اور ان سب سے زیادہ عورتوں کے اولیاء اور شوہروں) پر لازم ہے کہ ان گناہ پر نکیر کریں، اور اس میں تلخ رویہ اختیار کریں، اور اس میں تساہل برتنے والوں پر سختی کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر آئی بلائیں ٹال دیں، اور ہمیں اور ہماری عورتوں کو سیدھی راہ دکھائیں۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جب بھی کسی نبی کو بھیجتے ہیں تو اسکی اُمت میں کچھ حواری اور ایسے رجال کار پیدا کر دیتے ہیں جو اس کا طریقہ اختیلد کرتے ہیں اور اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر ان کے بعد کچھ بُرے جانشین آتے ہیں ایسے ہی کہتے پھرتے ہیں کرتے کچھ نہیں اور جس کا حکم بھی

نہ کیا گیا ہو وہ کام کرتے ہیں، پس جو اپنے ہاتھ سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنی زبان سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنے دل سے ان کے ساتھ جہاد کرے وہ مؤمن ہے، اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا درجہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میں سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنے دین کی نصرت فرمائے اور اپنے کلمہ کو بلند فرمائے اور ہمارے حکام کو نیک بنائے اور ان کے ذریعہ فسادات کو مٹائے، اور حق کی مدد فرمائے، اور ہمارے حکام اور ان کے ہمنشینوں کی اصلاح فرمائے، اور ہمیں تمہیں اور ان کو اور سارے مسلمانوں کو ان کارہائے خیر کی توفیق بخشے جس میں ملک وملت کی بہتری ہو اور دنیا و آخرت کا فائدہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور ضروریات پورا کرنے کے سزاوار ہے، حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ ومن تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین.

(جاری ہے)

☆☆☆

حکمت کے موتی

۱......ایمانداری سے خرید وفروخت کرنے والے کا انجام نیکوکار اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔۲......تنگدست آدمی جو رشتہ داروں سے میل میلاپ رکھتا ہے، اس مالدار سے اچھا ہے جو ان سے قطع تعلق رکھتا ہے۔۳...... بُرا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھ سکتا۔۴...... اصلاح کے بغیر پشیمانی ایسی ہے جیسے سوراخ بند کئے بغیر جہاز میں سے پانی نکالنا۔۵...... پریشانی دور کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو کسی تعمیری کام میں مصروف رکھیں۔۶...... چالاک لوگ ان درندوں کے مانند ہیں جو اپنے شکار کی تاک میں ناخن چھپائے بیٹھے ہیں۔۷...... بنی اسرائیل اس لئے تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں کو سزا دیتے تھے اور امیروں کو چھوڑ دیتے تھے۔۸......دنیا خراب اخلاق کا نمونہ پیش کرے تب بھی انسان کو اپنے اخلاق حسنہ نہیں چھوڑنا چاہئیں۔۹...... اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے۔۱۰...... ہر مقصد میں خدا تعالیٰ کی بڑائی، ملک کی بھلائی اور حق کی تلاش مدنظر رکھو۔۱۱......اپنے دلوں سے دوستی کا حال پوچھو، کیونکہ یہ ایسے گواہ ہیں جو کسی سے رشوت نہیں لیتے۔۱۲......اپنے مال کے خاطر لڑنے والا آخرت میں شہیدوں میں شامل ہوگا۔۱۳......قرآن کریم اور ذکر الٰہی کو لازم پکڑلو، کیونکہ یہ چیز تمہارے لئے روئے زمین پر نور اور آسمان پر ذکر خیر کا ذریعہ ہے۔۱۴......جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ خدا کا شکر گزار نہیں ہوسکتا۔۱۵...... سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ تم انتقام کی قدرت رکھتے ہوئے بھی غصہ کو پی جاؤ۔۱۶......علم مال سے بہتر ہے کہ وہ تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔۱۷......صرف خواہش کرنے سے ہر چیز نہیں مل جاتی، خواہش کے ساتھ جدوجہد بھی لازمی ہے۔۱۸......اگر اونچی پرواز کرنا چاہتے ہو تو اپنی ہمت بلند رکھو کیونکہ ہمت ہی آپ کی طاقت ہے۔۱۹......خود خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو بھی خوش رکھا کرو۔۲۰......کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں اپنا وقت برباد نہ کرو بلکہ اس کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرو۔

(مرسلہ: محمد سعید علوی چکوال شہر)

☆☆☆